بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | اتوار ۱۱ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ہجری ۷ اخاء ۱۳۶۳ ہش ۷ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۲۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۴ اخاء / اکتوبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔"

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

قرآنِ مجید کے کامل تابعین دُنیا کا نور ہوتے ہیں

اُن کی سلامتی میں دُنیا کی سلامتی اور اُن کی ہلاکت میں دُنیا کی ہلاکت ہوتی ہے

خود خدا اُن کی تربیت کا متکفل ہوتا ہے اور حمایتِ الٰہی ہر لحظہ اُنکی نگرانی کرتی رہتی ہے

"ازاں جملہ ایک عصمت بھی ہے جس کو حفظِ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور یہ عصمت بھی فرقانِ مجید کے کاملِ تابعین کو بطور خارق عادت عطا ہوتی ہے۔ اور اس جگہ عصمت سے مُراد ہماری یہ ہے کہ وہ ایسی نالائق اور مذموم عادات اور خیالات اور اخلاق اور افعال سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جن میں دوسرے لوگ دن رات آلودہ اور ملوّث نظر آتے ہیں اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمت الٰہیہ جلد تر اُن کا تدارک کر لیتی ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ عصمت کا مقام نہایت نازک اور نفسِ امارہ کے مقتضیات سے نہایت دُور پڑا ہوا ہے جس کا حاصل ہونا بجز توجہ خاص الٰہی کے ممکن نہیں۔ مثلاً اگر کسی کو یہ کہا جائے کہ وہ صرف ایک کذب اور دروغگوئی کی عادت سے اپنے جمیع معاملات اور بیانات اور حرفوں اور پیشوں میں قطعی طور پر باز رہے تو یہ اُس کے لئے مشکل اور ممتنع ہو جاتا ہے۔ بلکہ اگر اس کام کے کرنے کے لئے کوشش اور سعی کرے تو اس قدر موانع اور عوائق اُس کو پیش آتے ہیں کہ بالآخر خود اُس کا یہ اصول ہو جاتا ہے کہ دُنیا داری میں جھوٹ اور خلاف گوئی سے پرہیز کرنا ناممکن ہے۔ مگر ان سعید لوگوں کیلئے کہ جو سچی محبت اور پُرجوش ارادت سے فرقانِ مجید کی ہدایتوں پر چلنا چاہتے ہیں صرف یہی امر آسان نہیں کیا جاتا کہ وہ دروغ گوئی کی قبیح عادت سے باز رہیں بلکہ وہ ہر ناکردنی اور ناگفتنی کے چھوڑنے پر قادرِ مطلق سے توفیق پاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اپنی رحمتِ کاملہ سے ایسی تقریباتِ شنیعہ سے اُن کو محفوظ رکھتا ہے جن سے وہ ہلاکت کے ورطوں میں پڑیں۔ کیونکہ وہ دُنیا کا نور ہوتے ہیں اور اُن کی سلامتی میں دُنیا کی سلامتی اور اُن کی ہلاکت میں دُنیا کی ہلاکت ہوتی ہے۔ اسی جہت سے وہ اپنے ہر یک خیال اور علم اور فہم اور غضب اور شہوت اور خوف اور طمع اور تنگی اور فراخی اور خوشی اور غمی اور عُسر اور یُسر میں تمام نالائق باتوں اور فاسد خیالوں اور نادرست علموں اور ناجائز عملوں اور بے جا فہموں اور ہر یک افراط اور تفریطِ نفسانی سے بچائے جاتے ہیں۔ اور کسی مذموم بات پر ٹھہرنا نہیں پاتے کیونکہ خود خداوندِ کریم اُن کی تربیت کا متکفل ہوتا ہے..... اور حمایتِ الٰہی ہر دم اور ہر لحظہ اُن کی نگرانی کرتی رہتی ہے۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم ص۴۴۸ تا ص۴۴۹ حاشیہ در حاشیہ)

○۔ محترم مولوی نور الحق انور صاحب سابق مربی امریکہ و جزائر فجی چند روز سے بعارضہ قلب و دیگر امراض بیمار ہیں۔ گیس کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے مولوی صاحب موصوف کو صحت کاملہ عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین!

○۔ بہاولپور میں خاکسار کو ۶ جولائی ۱۹۸۴ء کو رات کے وقت گر جانے سے دائیں بازو کو شدید ضرب آ گئی تھی۔ جس کی وجہ سے سوتے وقت ہاتھ شدید درد کرتا تھا۔ خاکسار کا سر دمنر ہسپتال لاہور میں ۳۰ ستمبر سے بجلی کے ذریعہ علاج شروع کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے میری صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید احمد علی (نائب ناظر اصلاح وارشاد)

حال: میاں بھائی آٹو اینڈ کمپنی۔
۱۰ مونٹگمری روڈ۔ لاہور)

○۔ میرا نومولود بھتیجا عزیزم سید محمد عمر شمائل (عمر ۴۰ دن) ابن سید ارشد احمد منور راولپنڈی میں ان دنوں شدید بیمار ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود ابھی افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہو سکی۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(سید شمشاد احمد ناصر
(مربی سلسلہ) سیرالیون)

○۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ بلڈ پریشر بیمار چلی آ رہی ہیں اب کافی روز سے زیادہ تیز رہنے لگا۔ ان کو ہسپتال لاہور یو۔ سی۔ ایچ میں داخل کرایا گیا ہے۔ عام صحت کمزور ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

(قاضی رشید الدین پنشنر واقف زندگی)

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں۔ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۱۱ر محرم الحرام ۱۴۰۵ھ
۷ر اخاء ۱۳۶۳ ہش

مامورینِ الٰہی اور ہمدردیٔ نوعِ انسان کا بے پناہ جذبہ

مامورین الٰہی کی ایک خاص صفت جس سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں یہ ہوتی ہے کہ اگرچہ وہ دنیا سے دل برداشتہ رہتے ہیں اور اس سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے ان اہل دنیا کے ساتھ ہمدردی میں وہ اندر ہی اندر گھل رہے ہوتے ہیں۔ ان کو یہ غم کھائے جاتا ہے کہ یہ لوگ حق کو قبول کر کے کیوں راہ راست کی طرف نہیں آتے اور اپنے آپ کو ہلاکت سے بچانے کی کیوں فکر نہیں کرتے ؛

ان میں نوعِ انسان کے ساتھ ہمدردی کا یہ بے پناہ جوش اس امر کے باوجود ہوتا ہے کہ جن کی ہمدردی میں گھل رہے ہوتے ہیں وہ ان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہوتے ہیں اور ہر دم اس گھات میں ہوتے ہیں کہ ان کا بس چلے تو ان مامورینِ الٰہی کی ہستی کو نابود کر کے ان کا قصہ ہی تمام کر دیں تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

ہمدردیٔ نوعِ انسان کا یہ جوش سب سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں تھا اور اس امر کے باوجود تھا کہ جن کی ہمدردی میں آپؐ اندر ہی اندر گھل رہے تھے وہ آپؐ کے خون کے پیاسے بنے ہوئے تھے اور انہوں نے آپؐ پر اور آپؐ کے صحابہؓ پر عرصۂ حیات تنگ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کر رکھا تھا آپؐ قوم کی بھاری اکثریت کی اندھی مخالفت کی وجہ سے اور تو کچھ کر نہ سکتے تھے کیونکہ ان کے غیظ و غضب اور ظلم و ستم کے آگے آپؐ کی کچھ پیش نہ جاتی تھی البتہ آپؐ صبر و استقامت کے عدیم النظیر مظاہرہ کے ساتھ ساتھ ان کی ہدایت یابی کے لئے اس قدر دعائیں کرتے تھے اور اپنے مولیٰ کے حضور اس قدر آہ و زاری کرتے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ اپنی جان پر کھیل جائیں گے۔ آپؐ کی اس حالت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بار بار مخاطب کر کے فرمایا:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝ (الکہف آیت ۷)

(کہ) اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو تُو ان کے غم میں شدت افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر واضح فرمایا کہ اگر ہم چاہیں تو ایک ایسا نشان ظاہر کر دیں کہ جس کے آگے ان کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں اور یہ مارے خوف کے یک دم ایمان لے آئیں لیکن ہم جبر سے کام لینا نہیں چاہتے۔ ہم انہیں موقع دیں گے کہ یہ مخالفت میں پورا زور لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں بالآخر ہر طرف سے ناکام ہونے پر ان کی مخالفت اور ان کے استہزا کی حقیقت ان پر کھل کر رہے گی اور انہیں ایمان لاتے ہی بنے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الشعراء آیات ۴ تا ۷)

شاید تُو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ان پر ایک ایسا نشان اتار دیں کہ اس کے سامنے ان کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں۔ اور رحمٰن کی طرف سے کبھی کوئی نیا ذکر نہیں آتا کہ جس سے لوگ اعراض نہ کرتے ہوں۔ سو (چونکہ) انہوں نے (خدا کی آیتوں کو) جھٹلایا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ان کے استہزاء کی حقیقت ضرور ان پر کھل جائے گی۔

الغرض یہ ایک لازوال حقیقت ہے کہ مامورین الٰہی کے دلوں میں ان لوگوں کے لئے ہمدردی کا جذبہ اپنے اوجِ کمال پر پہنچا ہوا ہوتا ہے جو انہیں اور ان کے مشن کو ناکام کرنے پر تلے ہوتے اور انہیں نیست و نابود کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہوتے ہیں اور ہمدردیٔ نوعِ انسان کا یہ جذبہ سب سے بڑھ کر آنحضور نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر میں موجزن تھا۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس ابدی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک طرف انبیاء و رسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہل دنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے خطرہ میں بھی ڈال دیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ تُو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اس قدر ہم و غم نہ کر۔ اس غم میں شائد تو اپنی جان دے دے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ (مامورین الٰہی) ہمدردیٔ مخلوق میں کس قدر بڑھ جاتے ہیں۔ اس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا جاتا۔ یہاں تک کہ ماں باپ اور دوسرے اقارب میں بھی ایسی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ مخلوق تو انہیں کاذب اور مفتری کہتی ہے اور وہ مخلوق کے لئے مرتے ہیں ..... وہ مخلوق کو دیکھتے ہیں کہ ان پر حملہ کرتی اور ستاتی ہے لیکن وہ اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قدر دعا کرتے تھے جس کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دل میں ایک پیاس لگا دی تھی کہ لوگ ..... خدائے واحد کے پرستار ہوں۔ جس قدر کوئی نبی عظیم الشان ہوتا ہے اسی قدر یہ پیاس زیادہ ہوتی ہے اور یہ پیاس جس قدر تیز ہوتی ہے اسی قدر جذب اور کشش اس میں ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ خاتم الانبیاء اور جمیع کمالات نبوت کے مظہر تھے اس لئے یہ پیاس آپؐ میں بہت زیادہ تھی اور چونکہ یہ پیاس بہت تھی اسی واسطے آپؐ میں جذب اور کشش کی قوت بھی تمام راستبازوں اور ماموروں سے بڑھ کر تھی جس کا ثبوت اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ آپؐ کی زندگی میں کل عرب مسلمان ہو گیا۔ یہ کشش اور جذب جو مامورین کو دیا جاتا ہے وہ مستعد دلوں کو تو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور ان لوگوں کو جو اس سے حصہ نہیں رکھتے دشمنی میں ترقی کرنے کا موقعہ دیتا ہے ؎

باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم و خس"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۱-۸۰)

حقیقت یہ ہے کہ مخالفوں کی طرف سے انتہا درجہ کی دشمنی کے عملی اظہار کے باوجود مامورین الٰہی کے دلوں میں ان کے لئے غایت درجہ ہمدردی کا موجزن ہونا ان کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہوتا ہے ؛

"اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّهٗ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔" (ابوداؤد)

حسد سے پرہیز کرو کیونکہ وہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

مکرم نعیم احمد صاحب بشیر مربی، دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

حضرت مسیح موعود و مہدی موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس زمانہ میں دنیا کے سامنے دعا کو ایک زندہ حقیقت کے طور پر پیش کیا اور قبولیت دعا کے بہت سے نشانات دکھائے آپ نے اس امر پر بہت زور دیا کہ بلاشبہ تدبیر بھی ضروری ہے لیکن اعلیٰ کامیابی دعا ہی کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً حضور ایک جگہ دعا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"دعا ایک ایسا انعام اور ایک ایسی زبردست طاقت ہے کہ تمام ایسے کام جو انسانی طاقت سے باہر ہیں اور ایسی وہ تمام دشوار منزلیں جنہیں انسان طے کرنے کا سوچ کر ہی گھبرا جاتا ہے وہ اس طاقت یعنی دعا کے ذریعے بآسانی طے ہو سکتی ہیں۔"

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"ہر ایک صادق کا تجربہ ہے کہ بے قراری اور مظلومانہ حالت کی دعا قبول ہوتی ہے۔ بلکہ صادق کیلئے مصیبت کا وقت نشان ظاہر کرنے کا وقت ہوتا ہے۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۳۶)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ دعا کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۶)

لیکچر سیالکوٹ میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۶۔۲۷)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ملفوظات میں فرماتے ہیں:۔

"دوسروں کے لئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ وعدہ کیا ہے جو لوگ دوسروں کو نفع پہنچاتے ہیں اور مفید وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اور دوسری قسم کی ہمدردیاں چونکہ محدود ہیں اس لئے خصوصیت کے ساتھ جو خیر جاری قرار دی جا سکتی ہے وہ یہی دعا کی خیر ہے جب کہ خیر کا نفع کثرت سے ہے تو ہر آیت کا فائدہ ہم سب سے زیادہ دعا کے ساتھ اٹھا سکتے ہیں اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ جو دنیا میں خیر کا موجب ہوتا ہے اس کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اور جو شر کا باعث ہوتا ہے وہ جلدی اٹھا لیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۴)

حضور فرماتے ہیں:۔

"صبر اور صلوٰۃ کے ذرائع کو استقلال سے استعمال کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے اللہ تعالیٰ کی محبت میں وفاداری کے ساتھ فنا ہو کر دعا کریں تو قبولیت حاصل ہوتی ہے وہ قادر ہے جو چاہے کر سکتا ہے مگر نتیجہ کے حاصل ہونے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔"

حضور فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ دل سے دعا کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے۔ جب دعا میں پورا اخلاص پیدا ہو تو خدا تعالیٰ کو بھی رحم آجاتا ہے اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرنی چاہیئے۔"

حضور فرماتے ہیں:۔

"دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے۔ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۹)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

"پس جان لو کہ دعا ہی وہ حربہ ہے جو مجھے اس زمانہ کو فتح کرنے کے لئے آسمان سے دیا گیا ہے اے دوستو تم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکو گے مگر اس حربے کے ساتھ ..... اور دعا کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ تکلیف کے دور ہونے کے لئے ساری ہمت صدق اور صبر کے ساتھ اللہ کی طرف آئے۔ ..... اور سب سے بڑی کرامت قبولیت دعا ہی ہوتی ہے آفات کے وقت۔"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ (پس اے انسانو تمہیں چاہیئے کہ) تم اللہ کی طرف دوڑو اور جب تم اللہ کی طرف دوڑو گے تو خدا بھی تمہیں آگے بڑھ کر اپنی آغوش میں لے لے گا۔ اور جس کو خدا مل جائے اسے پھر اور کیا چاہیئے اور جب خدا کی طرف دوڑو تو اتنی بلند آواز سے خدا کو پکارو کہ عرش پر تمہاری آواز جائے۔"

دعا کے بارے میں حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہ، فرماتے ہیں:۔

"میں آپ کو اس آیت کی طرف متوجہ کراتا ہوں وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ فرمایا جب میرے بندے مصیبتوں سے گھبرا جائیں ان کو کوئی یار و مددگار نہ ملے اور وہ پکار اٹھیں کہ ہمارا کوئی نہیں رہا اور مصیبتوں سے گھبرا کر ان کی ہمت کی کمریں ٹوٹ جائیں اور ان کی امید قطع ہو جائے اور ہر طرف سے یاس ہی یاس ہو اور غم ہی غم نظر آوے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے میری طرف توجہ کریں اور مجھے پکاریں میں ان کی دعا سنوں گا اور اسے قبول کروں گا۔ وہ میرے حضور جھک جائیں اور میرے آگے آکر گریں تو وہ دیکھ لیں گے کہ انسان سے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر زیادہ کوئی قریب نہیں۔"

حضرت مصلح موعود ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم نے جو راز انسانی ترقی کا بیان فرمایا ہے وہ لفظ "دعا" میں مضمر ہے۔ ایک مقتدر و عزیز ہستی کا منشاء یہی ہے کہ مجھے پکارو اور میرے فضل کو طلب کرتے ہوئے جسمانی و روحانی رفعتیں حاصل کرتے چلے جاؤ یعنی میں دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں اور قبول کرتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ دعا کرنے والا عاجزی اور انکساری سے دعا کرے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"راتوں کو اٹھ کر عبادت کے میدانوں کو گرم کرو اور خدا کے حضور آہ و بکا کرو۔ اس زور اور قوت سے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی آواز بلند کرو کہ فضل و رحمت کے دروازے کھلنے لگیں اور رحمت کے ہر دروازے سے آواز آئے اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸۳/۶/۶)

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر گھبراہٹ کے وقت فرماتے

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ"

یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے کہ وہ عرش عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آسمانوں کا رب ہے وہ زمین کا رب ہے وہ بزرگ تخت کا رب ہے۔"

(یعنی میرا بھروسہ اور توکل تو اسی پر ہے)

(الجامع الصغیر الجزء الاول)

ہمیں بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی یہی دعا کرنی چاہیئے:۔

"کہ اے ہمارے رب ہم اپنی طاقت کی کمزوری اپنی تدبیر کی کوتاہی اور لوگوں کی نظروں میں اپنے حقیر ہونے کی شکایت تیرے حضور ہی کرتے ہیں۔ اے ارحم الراحمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر تو ہم پہ ناراض نہ ہو تو ہمیں کسی اور کی پرواہ نہیں ہاں تیری حاکمیت ہمارے لئے بہت وسیع ہے اے اللہ ہم تیرے وجہ کریم کے اس نور کی پناہ میں آتے ہیں جس سے آسمان اور زمین روشن ہو گئے اور جس کے باعث تمام تاریکیاں چمک اٹھیں اور دنیا و آخرت کے سارے معاملات کی اصلاح اسی پر موقوف ہے۔"

(الجامع الصغیر الجزء الاول)

خدا تعالیٰ سورۃ بقرۃ میں فرماتا ہے کہ۔

میں تمہاری دعائیں سنتا ہوں اور قبول کرتا ہوں تمہیں بھی ایسا بن جانا چاہیئے۔ کہ تمہاری دعائیں قبول ہوں۔

(سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۷)

مومن کو حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے کہ دشمن کے لئے بھی دعا ہی کرے اور خدا تعالیٰ سے اس کی ہدایت کی درخواست کرے۔ جب دشمن ظلم کرے تو مظلوم بن کر دعا کرے تو جلد قبول ہوتی ہے۔

سہ دیکھ ظالم مت ستا حد سے نہ بڑھ اللہ کو مان
نالہ شبگیر اور آہ رسا رکھتا ہوں میں

بعض لوگ ظاہری اسباب کی طرف دوڑتے ہیں لیکن حقیقتاً ایک ہی ہستی ہے جو انسان کو بچا سکتی ہے۔ انسان خدا کے حضور گر جاوے اور اس سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ تمام مشکلات حل کر دیتا ہے۔

قائدین و ناظمین اطفال متوجہ ہوں

مندرجہ ذیل مجالس کی چندہ مجلس و اجتماع کی وصولی ابھی تک صفر ہے۔ براہ مہربانی جلد از جلد صد فی صد وصولی کر کے مرکز کو رقم بھجوائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضلع گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ شہر، سول لائن گوجرانوالہ، گوجرانوالہ کینٹ، رامولی، منڈیالہ ڈرائچ، تلونڈی کھجوریاں، دولو والی، کوٹ شیرا، قیام پور درکاں، نوشہرہ درکاں، پھلوکی، گھکھڑ منڈی، لوبریوالہ، ہیلنکے، ہیہ چٹھہ، حافظ آباد، چک چٹھہ، ڈاہرانوالی، بھڑی شاہ رحمٰن، پریم کوٹ، نوکھر، دلاور چیمہ، چیانوالی، سادھوکے، گرمولا درکاں،

ضلع گجرات:۔ کیرانوالہ، ملک پور مرزا، بھلیر مکیانہ، کنگ چھن، دھدرا، ممدانہ، چک ۲۶، چک ۲۰۰، منڈی بہاؤ الدین، محمد آباد، ڈنگہ، ڈھو، ڈھل گھیڑ، کلانوالہ، گڑھا جٹاں۔

ضلع کوٹلی:۔ کوٹلی شہر، بھابھڑہ، آرام باڑی، گوئی، چھرنا ڑی، روسیاں جٹاں۔

ضلع مظفر آباد:۔ مظفر آباد،

ضلع جہلم:۔ دوالمبال، کلر کہار، بھون، کھیوڑہ، رتوچھ، منگلہ ڈیم، پنڈ دادنخاں، بوچھال کلاں۔

اسلام آباد ضلع:۔ اسلام آباد شرقی، پنڈ بیگووال،

راولپنڈی ضلع:۔ بیت الحمد راولپنڈی، صدر راولپنڈی، مری، مندوال چہان، چنگا بنگیال۔

ضلع پشاور:۔ بازید خیل، نوشہرہ کینٹ۔

ضلع کوہاٹ:۔ کوہاٹ۔

انصار اور غیر ملکی زبانیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ انصار غیر ملکی زبانیں سیکھیں۔ فرمایا:۔

"انصار کو یہ مہم چلانی چاہیئے کہ کوئی نہ کوئی زبان آجائے۔ اگر باہر کی نہیں سیکھ سکتے تو اپنے ملک کی دوسری زبانیں سیکھیئے۔"

امید کی جاتی ہے کہ کوئی خواندہ ناصر۔ رکن مجلس انصار اللہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس عہد آفریں تحریک پر لبیک کہنے سے محروم نہیں رہے گا۔

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نماز کی اہمیت

۔:(مکرم منور الدین صاحب احمد نگر ضلع جھنگ):۔

نماز ہم پہ فرض ہے اس کے بارے میں قرآن مجید میں کئی جگہ پہ ذکر آیا ہے۔ اس ضمن میں چند آیات قرآنی ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

(سورۃ نساء)

ترجمہ۔ نماز مومنوں پہ یقیناً ایک موقت فرض ہے۔

۲۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ط (سورۃ نور)

ترجمہ:۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰتیں دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

۳۔ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ۔

(سورۃ البقرۃ)

ترجمہ:۔ تم تمام نمازوں کا اور (خصوصاً) درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو اور اللہ کے لئے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔

۴۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (سورۃ جمعہ)

ترجمہ۔ اے مومنو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے جلدی جلدی جایا کرو اور (خرید اور) فروخت کو چھوڑ دیا کرو۔ اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے اور جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جایا کرو اور اللہ کا فضل تلاش کیا کرو۔ اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۵۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط۔

(سورہ عنکبوت)

ترجمہ۔ یقیناً نماز سب سے بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

اب نماز کے بارہ میں چند احادیث نبوی پیش کی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

۱۔ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ۔

ترجمہ:۔ جنت کی کنجی نماز ہے۔

۲۔ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔

ترجمہ:۔ جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے کفر کیا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا کہ تم بتاؤ کہ اگر تم میں کسی کے دروازے کے سامنے نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ دفعہ نہاتا ہو تو کیا اس کی کوئی میل باقی رہے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کی کچھ میل باقی نہ رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ خطاؤں کو مٹاتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء اور فجر کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اور ان میں حاضر نہ ہونے والوں کو سخت تنبیہہ فرمائی ہے۔ عشاء کی نماز کے متعلق آپؐ فرماتے ہیں "مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ بہت سا ایندھن اکٹھا کروا کر نماز پڑھنے کے لئے اذان دلواؤں پھر میں کسی اور شخص کو اپنی جگہ امامت کے لئے مقرر کر دوں پھر میں ایسے لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو نماز کے لئے حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان میں سے کسی کو یہ علم ہو کہ وہ نماز میں حاضر ہو کر تھوڑا سا ہڈی کا گوشت یا کھر کا گوشت حاصل کر لے گا تو وہ ضرور عشاء کی نماز میں حاضر ہو

(باقی ص۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزم و ہمت کے پیکر مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کی رحلت

(از مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب
استاد جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

جیسا کہ احباب کو گذشتہ ماہ کے "الفضل" سے معلوم ہو چکا ہے کہ الحاج مولانا محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مولانا صاحب موصوف جماعت احمدیہ کی ایک نہایت ہی معروف اور نامور شخصیت تھے۔ آپ نے پورے ۵۰ سال تک مشرقِ اوسط۔ انگلستان مغربی افریقہ سنگاپور اور جزائر فجی میں دینِ حق کی مسلسل اور اَن تھک خدمت کی اور بڑی بڑی شخصیتوں کو جن میں متعدد ممالک کے صدور وزرائے عظام۔ سفرائے کرام اور سفیر صاحبان شامل ہیں۔ دینِ حق کا پیغام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ترجمہ ہائے قرآن مجید اور قیمتی لٹریچر خود اُن کی خدمتوں میں حاضر ہو کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مولانا محمد صدیق صاحب فاضل ایک جید عالم دین تھے ساتھ ہی شاعر محقق اور ادیب تھے شاعری میں ان کے دو یادگار مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں سے ایک کا نام "نغماتِ صدیق" اور دوسرے کا نام "دل کی دنیا" ہے۔ آپ کی شاعری تصنع سے بالکل مبرا نہایت سادہ مؤثر اور دلنشیں ہے۔ پیچیدہ اور صعب الفہم تراکیب لفظی ان میں مطلقاً نہیں پائی جاتیں۔ ان کی نظمیں دینی تربیت کے لحاظ سے نہایت ہی قابل قدر ہیں اور اس لائق ہیں کہ جو لوگ اپنے بچوں اور بچیوں کی دینی تربیت کرنا چاہتے ہوں وہ ان کے ان شعری مجموعوں کو خریدیں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو ان کے پڑھنے کی تلقین کریں۔

مولانا محمد صدیق صاحب مرحوم کا مجھ سے پہلا تعارف مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں ہوا تھا۔ جہاں آپ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کے امیر اور مشنری انچارج تھے۔ میں نے ان کے ساتھ اس ملک میں چار سال قیام کیا جس کے بعد جب یہ چند ماہ کے لئے رخصت پر واپس پاکستان آئے تو خاکسار اندرون ملک جسے اس وقت پروٹیکٹوریٹ کہا جاتا تھا۔ ان کا قائمقام بنا۔ بعدازاں جب یہ واپس تشریف لائے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ کے ارشاد پر آپ اندرون ملک کے انچارج رہے اور خاکسار سیرالیون کے اس حصہ کا انچارج بنا دیا گیا جو کالونی کہلاتا تھا۔ اس طرح اگرچہ ہم دونوں ایک ہی ملک میں اپنے اپنے علاقوں کے انچارج تھے تاہم بفضلہ تعالےٰ ہم دونوں کے درمیان اعلےٰ درجہ کا تعاون قائم رہا۔

مولانا مرحوم دینِ حق کی اشاعت و ترویج کے لئے بہت غیرت رکھنے والے اور جوشیلے مربی تھے۔ صحرائی عرب۔ جو شمالی افریقہ کے عرب ممالک سے تعلق رکھتے تھے عموماً سیرالیون میں کثرت سے آتے رہتے تھے۔ ان میں سے کئی ایک کے ساتھ مولانا مرحوم کے مذہبی مناظرے ہوئے چنانچہ ان میں سے ایک نے میرے سامنے برملا اعتراف کیا اور مولانا مرحوم کے متعلق کہا نَعَمْ ھُوَ عَالِمٌ یعنی آپ بلاشک ایک عالم ہیں۔ آپ چونکہ ایک عرصہ تک مصر اور بلادِ شام میں رہ چکے تھے اس لئے آپ شستہ عربی نہایت روانی سے بول سکتے تھے اور آپ نے کچھ نظمیں عربی زبان میں بھی لکھیں جو نفس مضمون کے لحاظ سے نہایت عمدہ ہیں اور شعری لحاظ سے بھی قابل قدر ہیں۔ اس ضمن میں آپ کی دینی غیرت کا ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ سیرالیون میں ایک دفعہ ایک لبنانی شاعر آیا جس نے احمدیت کے خلاف کچھ زہر اگلا اس پر آپ نے اس کے جواب میں فوراً ایک نظم لکھ کر اسے ارسال کی جس پر اس نے آپ کو عجمی ہونے کا طعنہ دیا اس پر آپ نے اس کی نظم مکرم السید منیر الحصنی صاحب کو دمشق بھجوا دی جنہوں نے اپنی ایک جوابی نظم میں اس شاعر کی بے جا تعلی کا مسکت جواب دیا۔

چونکہ مولانا مرحوم ایک عرصہ دراز تک انگلستان میں بھی مربی رہ چکے تھے اسلئے آپکو انگریزی زبان پر بھی خوب عبور حاصل تھا۔ چنانچہ ہم سب نے مل کر دو زبانوں میں دینی ٹریکٹ شائع کرنے کا پروگرام بنایا یعنی عربی اور انگریزی زبان میں۔ چنانچہ اس غرض کے لئے ہم نے پہلے ایک سائیکلو سٹائل مشین خریدی جس کے لئے سٹینسل کبھی میں لکھ دیتا اور کبھی آپ خود لکھ لیتے۔ اور کافی عرصہ تک ہم اسی مشین کے ذریعہ پمفلٹ شائع کرتے رہے بعدازاں آپ نے جماعت کی طرف سے سیرالیون میں پہلا انگریزی ماہوار اخبار جاری کرنے کا ارادہ کیا۔ جس کا نام آپ نے افریقن کریسنٹ (AFRICAN CRESCENT) یعنی ہلال افریقی رکھا۔ اس اخبار کے مندرجات زیادہ تر مولانا مرحوم کی ذہنی کاوش کا نتیجہ ہوتے اور کبھی کبھی ہم دیگر مربیان بھی اس کے لئے کچھ لکھتے جس کی آپ تصحیح کر کے انہیں شائع کر کے ہماری حوصلہ افزائی کرتے۔ اس اخبار کو شائع کرنے کے لئے ہمارے پاس تو کوئی پریس اپنا نہ تھا اس لئے مجبوراً اسے بو کے ایک عیسائی پریس سے شائع کروا کے ملک میں تقسیم کرتے تھے۔ اس کی تقسیم سے کوئی آمد نہ تھی کیونکہ یہ ایک مذہبی اور مشنری پرچہ تھا اس لئے اسے جاری رکھنے کے لئے ہمیں بہت تکلیف اٹھانی پڑی لیکن ستم بالائے ستم یہ ہوا کہ جب عیسائی پریس نے اس کے چند پرچے شائع کر دیئے تو اغلباً یا تو عیسائی مشنوں کے دباؤ کے باعث اور یا خود اپنے ہی تعصب کے باعث ایک دن اس پریس کے مالک نے ہمیں بلایا اور کہا کہ آپ لوگ بڑے ظالم ہیں کہ یہ پرچہ سارے کا سارا عیسائیت کے خلاف مواد پر مشتمل ہوتا ہے اور تم اسے ہمارے ہی پریس سے شائع کرواتے ہو اگر آپ لوگوں کا مذہب سچا ہے تو اپنے خدا سے کہو کہ وہ تمہیں اپنا پریس دے دے۔ میں آئندہ ہرگز یہ پرچہ شائع نہیں کروں گا۔ اب یہ ایک نئی مصیبت تھی۔ ہم تو پہلے ہی اپنا پیٹ کاٹ کر جوں توں اس اخبار کو محض خدمت دین کی خاطر شائع کر رہے تھے۔ اب ہم اپنا پریس کہاں سے لاتے بہرحال پرچہ تو جاری رکھنا تھا اس لئے مولانا مرحوم نے ہمت ہارنے سے انکار کر دیا اور فوراً اپنے ایک نہایت ہی مخلص احمدی پیرامونٹ چیف قاسم مرحوم کے پاس تشریف لے گئے اور اسے ساری بات سے آگاہ کیا۔ آفرین ہے اس نو احمدی چیف کے اخلاص پر کہ اس نے مولانا موصوف کی ہمت بندھائی اور کہا کہ وہ عیسائی ٹھیک کہتا ہے اور ہم اس کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ یہ لیں پہلی قسط مبلغ ۵۰۰ پونڈ نقد، میں دوسری قسط بھی جلد دے دوں گا۔ آپ اس سے فوراً اپنا پریس خریدیں اور اخبار کو جاری رکھیں۔ مولانا مرحوم فوراً اس رقم کو لے کر فری ٹاؤن پہنچے۔ ایک سیکنڈ ہینڈ پریس خریدا اور اسے جماعت کے مرکز بو میں لے آئے

اس پریس کے لئے مکان کی ضرورت تھی سو اس کے لئے آپ نے علی روحبرز کو جو ایک نہایت ہی قابل رشک قربانی کرنے والے مخلص احمدی ہیں تحریک کی اور انہوں نے فوراً اپنا نیا بنایا ہوا سارا مکان اس کام کے لئے مفت پیش کر دیا جس میں یہ پریس فٹ کر دیا گیا۔ اور یہ پریس مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے نام نامی پر "احمدیہ نذیر پرنٹنگ پریس" کے نام سے جاری ہو گیا۔ اور ہمارا اخبار اب اس میں چھپنا شروع ہو گیا۔ یہ واقعہ مولانا مرحوم کی عزم الہمتی اور ان تھک محنت کی ایک ادنیٰ دلیل ہے۔

ہمارے سیرالیون کے مرکز بو میں ایک عرصہ دراز تک جماعت کی کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں نماز باجماعت ادا کی جا سکے۔ اس لئے اس کے بارہ میں آپ نے حکومت سے لیز لینے کی کوششیں شروع کر دیں جس میں بعض افراد نے وہ روڑے اٹکائے کہ الامان، الحفیظ لیکن آفرین ہے اس مردِ مجاہد پر کہ آپ نے اس وقت تک دم نہ لیا جب تک آپ نے شہر کے عین وسط میں ایک چوک پر یہ لیز حاصل نہ کر لی۔ اس کے بعد تعمیر کا مرحلہ درپیش تھا تو اس کے لئے سب مربیان نے مل کر ایک مہم چلائی اور احمدی اور غیر احمدی احباب سے چندہ وصول کرنا شروع کیا اور جب کچھ رقم جمع ہو گئی تو اس کے لئے نقشہ مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ سابق صدر جماعت احمدیہ چینوٹ حال ایڈووکیٹ ربوہ نے خود ہی بنایا جو بو شہر کی میونسپلٹی نے پاس کر دیا اور بعدازاں اس جگہ (البیت) کی تعمیر کی ساری نگرانی بلکہ کئی قسم کا عملی کام خود اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیا اور چونکہ چوہدری صاحب موصوف نے اس کام کو دھوپ اور چھاؤں کی پرواہ کئے بغیر مسلسل کئی روز تک صبح سے شام تک سر پر کھڑے ہو کر مکمل کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے اس غیر معمولی محنت شاقہ کے نتیجہ میں آپ کو ایسا بخار ہو گیا۔ جو ایک یقینی طور پر جان لیوا مرض ہے۔ یعنی بلیک واٹر فیور (BLACK WATER FEVER)۔ چنانچہ آپ کو بو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا اور حضرت المصلح الموعود کو تار دیا گیا کہ جنجوعہ صاحب ایک مہلک مرض سے بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں۔ چنانچہ یہ ایک خاص معجزہ ہے کہ حضور کی دعا قبول کر کے اللہ تعالےٰ نے مکرم جنجوعہ صاحب کو ایک ایسی مرض سے شفاء عطا کی کہ جس میں وہاں اگر کوئی غیر ملکی مبتلا ہو جائے تو شاذ و نادر ہی بچتا ہے۔

مولانا مرحوم پر مخالفین احمدیت کی طرف سے کئی جھوٹے مقدمات بھی قائم کئے گئے۔ جن میں سے بعض عیسائیوں کی طرف سے تھے۔ ان مقدمات میں آپ کا وقت اور جماعت کا کافی پیسہ بھی خرچ ہوا۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ:-

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"

ان سب مقدمات میں بالآخر جماعت کو فتح نصیب ہوئی اور مولانا مرحوم خدمات دینیہ میں ہمہ تن مصروف رہے۔

اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں بھی آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو بہت سی مشکلات پیش آتی رہیں جن کا آپ نے نہایت ہی ہمت اور جوانمردی سے مقابلہ کیا۔ آپ نے مجھے بتلایا کہ ایک دفعہ آپ مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے ساتھ سیرالیون کے ایک گاؤں میں تشریف لے گئے۔ اصلاح وارشاد کا کام تو آپ دونوں نے شام تک خوب کیا لیکن رات بسر کرنے کے لئے کوئی جگہ آپ دونوں کو نہ مل سکی۔ اس لئے یہ دونوں بزرگ ساری رات اس گاؤں کے بیچ بازار میں چلتے پھرتے رہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور دعائیں کرتے رہے حتیٰ کہ فجر ہوگئی اور آپ دونوں نے نماز ادا کی جس کے بعد یہ دونوں واپس اپنے مرکز کو روانہ ہوئے۔

ایک دوسرا واقعہ آپ نے یوں سنایا کہ مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم اور آپ دونوں ایک دفعہ ایک اور گاؤں میں اصلاح و ارشاد کے لئے تشریف لے گئے اور اس فریضہ کو خوب ادا کیا۔ لیکن رات کو جو کمرہ آپ کو دیا گیا اس میں صرف ایک ہی چارپائی تھی۔ لیکن جب رات کو بارش ہوئی تو اس کمرہ کی گھاس کی بوسیدہ چھت بری طرح ٹپکنے لگی اور باوجود چارپائی کی جگہ کو بار بار بدلنے کے کوئی جگہ ایسی نہ نکلی جہاں سے چھت نہ ٹپکتی ہو۔ اس لئے آپ دونوں مطلقاً سو نہ سکے اور ساری رات جاگ کر آنکھوں میں کاٹ دی۔ اللہ تعالےٰ نے ان دونوں بزرگوں کی محنت کا ثمرہ یہ دیا کہ اس گاؤں میں ایک مخلص جماعت پیدا ہوگئی۔ اور تاریخ یہ گواہی دے گی کہ :۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

سیرالیون کا مشن ۱۹۳۴ء میں مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے ذریعہ قائم ہوا تھا۔ آپ کی مدد کے لئے حضرت المصلح الموعود نے لندن سے مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کو بھجوایا۔ اس کے بعد پہلا مربی جو کہ ۱۹۴۴ء میں قادیان سے سیرالیون بھجوایا گیا وہ مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ہیں جن کا ذکر سطور بالا میں ہو چکا ہے پھر نومبر ۱۹۴۵ء میں خاکسار (راقم الحروف) مولوی محمد افضل صاحب قریشی اور چوہدری عبدالحق صاحب ننگلی قادیان سے مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہوئے چونکہ ان دنوں مغربی افریقہ کیلئے کوئی ڈائریکٹ سمندری جہاز نہ مل سکتا تھا اس لئے ہم تینوں بمبئی سے بذریعہ خسرو نامی جہاز براستہ عدن سوڈان کی بندرگاہ پورٹ سوڈان پہنچے اور صحرائے اعظم کی نچلی جانب کے ساتھ ساتھ ہوتے ہوئے مشرق سے مغرب تک کا سارا افریقہ ہم نے بذریعہ ٹرین وٹرک خشکی کے راستے عبور کیا اور بالآخر ہم لیگوس کے ریلوے اسٹیشن پر اترے۔ جہاں ہمارے استقبال کے لئے محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم امیر انچارج نائیجیریا معہ احباب جماعت کے موجود تھے۔ قریشی محمد افضل صاحب تو نائیجیریا میں ہی ٹھہر گئے جہاں ان کا تقرر ہوا تھا۔ لیکن خاکسار، چوہدری عبدالحق صاحب ننگلی اور مولانا نذیر احمد صاحب علی بھی جو راستہ میں ہی معہ اہل خانہ ہمارے ساتھ آملے تھے دوبارہ بذریعہ سمندری جہاز سیرالیون کے لئے روانہ ہوئے۔ ۲۶ فروری ۱۹۴۶ء کو ہم سیرالیون کی بندرگاہ فری ٹاؤن پہنچے جہاں مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری فاضل مرحوم ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ہمارے آنے سے احباب جماعت کو بہت خوشی ہوئی اس کے بعد سیرالیون میں مربیوں کی تعداد پانچ ہوگئی۔ یعنی مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم۔ مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائیونڈی۔ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ننگلی اور خاکسار راقم الحروف۔ مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم چونکہ اب سارے مغربی افریقہ کے لئے حضرت المصلح الموعود کے حکم سے رئیس بنا دیئے گئے تھے اس لئے وہ صرف چند ہفتوں کے قیام کے بعد گھانا جو ان دنوں گولڈ کوسٹ کہلاتا تھا کے لئے روانہ ہوگئے۔ اس کے بعد ہم سب مربیان سیرالیون نے مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم کی قیادت میں محنت شاقہ کا ایک طویل دور طے کیا جس کا ثمرہ یہ ہے کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ہمارے پاس نہ بس پر سفر کرنے کے لئے کوئی پیسہ ہوا کرتا تھا اور نہ ہی سائیکل تک میسر تھا۔ ہمارے سب کام پیدل ہی ہوا کرتے تھے اور قوت لایموت بھی خود ہی پیدا کیا کرتے تھے جس کا ایک طریق یہ تھا کہ مولانا محمد صدیق صاحب مرحوم مرکز سے یا سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم آف سکندرآباد دکن سے سلسلہ کا لٹریچر بزبان انگریزی منگواتے جنہیں وہ خود بھی فروخت کرتے اور ہم بھی ان کو فروخت کر کے اپنا الاؤنس اور سلسلہ کی دیگر ضروریات کے لئے پیسہ پیدا کرتے پس یا تو ایک زمانہ تھا اور یا اب ان مرحوم بزرگوں کی جانفشانی اور ہم سب کی مشترکہ محنت کا نتیجہ اللہ تعالےٰ نے یہ پیدا کیا ہے کہ صرف تیس برس کے اندر اندر سیرالیون کے ملک میں جماعت کے پچاس پرائمری سکول ایک درجن کے قریب سیکنڈری سکول و کالجز اور متعدد ہسپتال قائم ہو چکے ہیں۔ اپنا پریس ہے۔ جگہ جگہ مشن ہاؤس تعمیر ہو چکے ہیں سفر کے لئے مشن کے پاس اپنی کار ہے۔ متعدد پاکستانی اور مقامی مربیان ہیں اور جماعت کی خدمت خلق اور خدمت ملک کو یہ درجہ حاصل ہے کہ جب ۱۹۷۱ء کے بعد ایک ملک کے لوگوں نے وہاں جاکر حکومت سے کہا کہ احمدیوں کو اپنے ملک سے نکال دو تو وہاں کے عیسائی صدر مملکت نے ان سے کہا کہ آپ بے شک یہاں سے تشریف لے جائیں لیکن ہم احمدیوں کو ہرگز اپنے ملک سے نہیں نکالیں گے۔ کیونکہ یہ ہمارے ملک کی جو خدمت کر رہے ہیں وہ ازحد قابل ستائش ہے۔

مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ احمدیہ مشن لائبیریا جسے کھولنے کی توفیق اللہ تعالےٰ نے اس خاکسار کو دی اس کا ابتدائی سروے حضرت المصلح الموعود کے حکم سے آپ نے ہی کیا تھا۔ اور پھر میں نے جب اس مشن کو کھولنے کے بعد اپنا عرصۂ خدمت پورا کر لیا تو میرے بعد آپ ہی نے اس ملک کا چارج سنبھالا تھا۔

مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم ایک انتھک محنت کرنے والے انسان تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ تقریباً دس برس تک ربوہ میں مقیم رہے اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا رہے۔ آپ کے کئی اپریشن ہوئے لیکن باوجود اپنی پیچیدہ اور مزمن امراض اور پیرانہ سالی اور ضعف کے آپ کی تصنیف اور تحقیقی مضامین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخبارات و مجلات کے صفحات کی زینت بنتے رہے۔ اور چارپائی پر لیٹے لیٹے بھی آپ نے اپنے قلم کو ہاتھ سے نہ رکھا۔ اللہ تعالےٰ آپ کی مغفرت کرے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے۔ آمین۔ آپ کی رحلت ایک عظیم جماعتی سانحہ ہے اور ایک بہت ہی عظیم نقصان ہے۔

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
واخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ اہلیہ ملک محمد اسحٰق صاحب کا پچھلے دنوں ننکانہ صاحب میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت کی دعاؤں سے آپریشن کامیاب رہا ہے۔ مزید دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین!

(منیجر طلعت دارالعلوم ربوہ)

(۲) میرے والد مکرم حاجی شریف احمد صاحب محلہ دارالصدر شمالی ربوہ کا مثانہ کی پتھری کا آپریشن سرگودھا میں ہوا جو کہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ تاہم کمزوری تاحال قائم ہے۔ احباب سے والد صاحب کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری شفیق احمد ایڈووکیٹ لاہور)

گمشدہ اشیاء

(۱) ایک کلائی گھڑی (زنانہ) سیکو۔ فیکٹری ایریا سے دارالعلوم شرقی جاتے ہوئے کہیں راستہ میں گر گئی ہے جن صاحب کو ملی ہو وہ خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں!

(منصور احمد خان ۲/۱۲
فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

(۲) یکم اکتوبر کو نیشنل بنک سے واپس آتے ہوئے میری پنشن بک (سبز رنگ کی) کہیں گر گئی ہے جن صاحب کو بھی ملے ازراہ کرم مجھے پہنچا دیں یا نیشنل بنک ملی مسرور احمد طور صاحب کو دیدیں۔

(شیخ خادم حسین ۴۸/۲۲
دارالرحمت شرقی الف۔ ربوہ۔

اطفال الاحمدیہ کا انعامی مقابلہ

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۶۳ہش / ۱۹۸۴ء کے موقع پر احمدی بچوں کے مابین دینی معلومات کا ایک زبانی امتحان منعقد ہوگا۔ جس میں اول دوم آنے والے اطفال کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے سند کامیابی کے علاوہ ۲۴۰/- روپے اور ۱۲۰/- روپے کے انعام بھی دیئے جائیں گے۔ اس انعامی مقابلہ کا نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ ترجمہ نماز (۲) سورۃ بقرہ کی ابتدائی ستر آیات زبانی یاد کرنا۔ (۳) آخری پارہ کی کم از کم دس سورتیں زبانی یاد کرنا۔ (۴) دین حق کے بنیادی عقائد (۵) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی (۶) خلفاء راشدین کے مختصر تعارفی کوائف (۷) جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور احمدیت کی امتیازی خصوصیات (۸) حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء کے مختصر حالات زندگی اور ان کی جاری فرمودہ تحاریک کا مختصر تعارف (۹) کلام محمود سے ۱۵ اشعار زبانی یاد کرنا۔

زعماء کرام سے درخواست ہے کہ اپنے ہاں مقامی مقابلے منعقد کروا کے نمایاں پوزیشن لینے والے اطفال کو مرکزی مقابلہ دینی معلومات میں نمائندگی کے لیے بھجوائیں۔

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

احباب جماعت توجہ فرمائیں!

قبل ازیں ۲۰ ستمبر اور ۲۵ ستمبر ۱۹۸۴ء کی اخبار الفضل میں "ضروری اعلان - احباب جماعت توجہ فرمائیں!" کے عنوان کے تحت شائع ہو چکا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ براہ کرم مندرجہ ذیل تجاویز طلب مسائل کے بارہ میں اگر وہ کوئی تجویز رکھتے ہوں تو ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء تک معین الفاظ میں اپنی تجاویز بھجوائیں۔

مجلس مشاورت ۱۹۸۴ء میں مجوزہ قواعد وصیت پیش ہوئے تھے۔ جو بعض ترامیم کے ساتھ منظور کر لئے گئے تھے۔ مندرجہ ذیل امور کے بارہ میں حضور اقدس نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ نظر ثانی کے لئے سٹینڈنگ کمیٹی (نظارت بہشتی مقبرہ) کے سپرد کئے جاتے ہیں احباب جماعت دوران سال مزید غور کریں اور اپنے مشورے مرکز کو بھجوائیں۔

حضور اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی مفید آراء سیکرٹری کمیٹی قواعد وصیت کو بھجوا دیں۔ تاکہ ان تجاویز کو مدنظر رکھ کر زیر غور امور کے بارہ میں کسی فیصلہ پر پہنچ کر سفارشات مرتب کی جا سکیں۔ شکریہ!

(۱) ہاؤس رینٹ الاؤنس وغیرہ (آمد سے استثناء کے سلسلہ میں)

ہاؤس رینٹ کی متعدد صورتیں ہیں۔ بعض پرائیویٹ اور نیم سرکاری ادارے اور کمپنیاں اپنے ملازمین کو فرنشڈ (FURNISHED) رہائش مہیا کرتی ہیں۔ اور کرایہ کے لئے کچھ نقد رقم نہیں دیتے۔

بعض ادارے ایک معین رقم بطور کرایہ الاؤنس کے دیتے ہیں اور وہ عملاً کرائے پر ہی صرف ہو جاتا ہے۔ بعض ادارے تنخواہ کا ایک معین فی صد بطور کرایہ الاؤنس کے دیتے ہیں۔ اور وہ کرایہ پر اٹھ جانے والی رقم سے عموماً کم ہوتا ہے۔

بعض کیسز (CASES) ایسے ہیں کہ ملازم کا اپنا ذاتی مکان ہے اور وہ اپنے محکمہ سے کرایہ الاؤنس وصول کرتا ہے۔

بعض سرکاری ادارے یا گورنمنٹ اپنے ملازمین کو سرکاری مکان مہیا کرتی ہے اور اس کے عوض ان کو ہاؤس رینٹ نہیں دیتی۔ بلکہ ان کی بنیادی تنخواہ سے پانچ فیصد کٹوتی بھی کرتی ہے۔

یہ مسئلہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ایسا جامع اور مانع قاعدہ تجویز کیا جائے جو ہر شخص کو مطمئن کر دے۔ کہ اس کے ساتھ قربانی کے معیار کے لحاظ سے یکساں سلوک ہو رہا ہے۔ وصیت کی اغراض کی خاطر ایسا قاعدہ بنایا جانا مقصود ہے کہ جو تکلیف مالا یطاق نہ ہو اور قربانی کی وہ روح بھی قائم رہے جو حضرت مسیح موعود قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس مختلف النوع الجھے ہوئے مسئلہ کی صورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ان دونوں اصولوں کو ملحوظ رکھ کر احباب جماعت غور فرما کر اپنا مشورہ معین صورت میں بھجوائیں۔ تاکہ کوئی حتمی قاعدہ بنایا جا سکے۔

(۲) ایسے موصیان جن کا صرف ایک مکان ہو اور وہ خود اس میں رہائش پذیر ہوں ان کے لئے سہولت کی کوئی صورت پیدا کی جانی مقصود ہے۔

محدود آمد والے موصی صاحبان جو خود اپنے ذاتی مکان میں رہتے ہیں اور ان کی کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ ان کے لئے اپنی آمد میں سے اقساط ادا کرنا مشکل امر ہے۔ احباب جماعت اس کا کوئی ایسا حل تجویز فرمائیں کہ نظام وصیت جس کو حضرت مسیح موعود نے رسالہ "الوصیۃ" میں بیان فرمایا ہے۔ اس کی روح کو مجروح کئے بغیر ایسے موصی کے لئے سہولت کی کوئی صورت نکل سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی برائے قواعد وصیت نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

تم تمام سفلی کینوں اور جھگڑوں کو چھوڑ دو!

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:-

"اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے۔ خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں ..... میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو۔ ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو۔ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے۔ جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی۔ بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو۔ تا آسمان پر تم پر رحم ہو۔ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں۔ جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو۔ اور سراسر نوع انسان ہو جاؤ۔ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو۔ ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو۔ جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیر میں تمام میل اور چرک کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے۔ اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی۔ کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اسی سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا۔ یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۴-۱۵)

— نظارت اصلاح وارشاد —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے داخلہ

تمام ایسے احمدی طلباء جنہوں نے ایف۔ ایس۔ سی (پری انجینئرنگ گروپ) کا امتحان پاس کر لیا ہے اور وہ صوبہ سندھ کا ڈومیسائل رکھتے ہوں اگر وہ مہران انجینئرنگ یونیورسٹی جامشورو اور مہران انجینئرنگ یونیورسٹی کالج نواب شاہ میں ڈگری کورس میں داخلہ لینے کے خواہشمند ہوں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ داخلہ فارم مع پراسپکٹس (۲۰/ روپے) ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء تک وصول کر سکتے ہیں فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء ہے۔ اس سلسلے میں احمدی طلباء کی راہنمائی کے لئے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

۱۔ محمد سلیم رانا کمرہ نمبر ۱۷ سرسید ہاسٹل مہران انجینئرنگ یونیورسٹی جامشورو

۲۔ رضوان لطیف شرما۔ محمود ہال لیاقت مارکیٹ نواب شاہ۔

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

پاکستان ریڈ کراس کے ریٹائرڈ سیکرٹری جنرل

محترم ملک صفدر علیخاں صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ پاکستان ریڈ کراس کے ریٹائرڈ سیکرٹری جنرل محترم ملک صفدر علی خان صاحب یکم اور ۲ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی درمیانی شب پونے تین بجے بعمر قریباً ۷۳ سال کراچی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

محترم ملک صاحب مرحوم کے فرزند مکرم ناصر جاوید خان اور دو نواسے ان کا جنازہ ۲ اکتوبر کی رات کو بذریعہ طیارہ پہلے کراچی سے لاہور لائے اور پھر وہاں سے جنازہ بذریعہ ویگن ۲ بجے شب ربوہ پہنچا۔ ۳ اکتوبر بروز بدھ محترم صوفی غلام محمد صاحب امیر مقامی ربوہ نے بعد نماز ظہر "البیت المبارک" میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحوم موصی تھے لہٰذا جنازہ مقبرہ بہشتی لے جاکر مرحوم کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے دعا کرائی۔

محترم ملک صفدر علی خان صاحب مرحوم ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ بہت مخلص۔ دیندار اور جماعتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی ذہانت، انتظامی صلاحیت اور قیادت کے اوصاف سے نوازا تھا آپ نے اپنے ان اوصاف اور ان تھک محنت کے ذریعہ بفضل اللہ تعالیٰ بہت ترقی کی اور اعلیٰ مناصب پر فائز رہے اور بالآخر پاکستان ریڈ کراس کے سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ آپ نے ریڈ کراس کی بین الاقوامی کانفرنسوں میں پاکستان کی نمائندگی کرنے کے علاوہ اس میدان میں بھی ملک و قوم کی نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں۔ حکومت پاکستان نے آپ کی ان نمایاں خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کو "ستارۂ خدمت" اور "ستارۂ قائداعظم" کے گراں قدر اعزازات سے نوازا۔

مرحوم ملک صفدر علی خان صاحب کے والد محترم ملک محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم اپنے زمانہ میں جماعت احمدیہ ایمن آباد کے امیر تھے۔ آپ کے ایک بھائی محترم ملک بشارت علی خاں صاحب مرحوم واپڈا کے ریٹائرڈ ایکس ای این تھے۔ دوسرے بھائی محترم ملک محمد طاہر خان ریلوے سے ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ میں سکونت پذیر ہیں۔

مرحوم نے اپنے فرزند ناصر جاوید خان کے علاوہ تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ دو بیٹیاں شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ چھوٹی صاحبزادی جو پی۔ ایچ۔ ڈی (فارمیسی) ہیں ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صفدر علی خان صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کی اولاد اور جملہ دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ولادت

خاکسار کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۴ جولائی کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو برادرم میجر مبارک محمود صاحب کا نواسہ اور حضرت صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کا پڑپوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام علیم احمد طاہر تجویز فرمایا ہے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے آمین۔

(طاہر محمود دارالرحمت غربی ربوہ)

شکریہ احباب

(محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدہ صاحبہ بوزینب بیگم صاحبہ کی وفات پر کثرت سے اندرون اور بیرون پاکستان سے احباب جماعت نے بذریعہ خطوط اور ٹیلیگرام بطور ہمدردی تعزیت کا اظہار کیا ہے میں نے حتی المقدور جوابات دینے کی پوری کوشش کی ہے مگر بوجہ ناسازی طبیعت سبکو فرداً فرداً جواب دینا میرے لیے ممکن نہیں اس لیے بذریعہ اعلان ہذا ان تمام تعزیت فرماؤں کا اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی طرف سے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے آمین۔

نیز آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ والدہ صاحبہ کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں نیز ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں ان کی خوبیوں کو اپنانے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

(مرزا منصور احمد)

دعائے مغفرت

برادرم مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ قریشی دو ماہ کی شدید علالت کے بعد مورخہ ۳/۱۰/۸۴ کو صبح ۸ بجے سرگودھا سول ہسپتال میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عصر "البیت المبارک" میں مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی (صدر انجمن احمدیہ پاکستان) نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(منیر احمد قریشی ۴-۷۶ ماڈل ٹاؤن لاہور)

"نماز کی اہمیت" (بقیہ صفحہ ۲)

جاتا۔ پھر آپؐ فرماتے ہیں:-

"اَثْقَلُ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ"

(بخاری جلد اوّل کتاب الصلوٰۃ)

یعنی منافقوں پر نمازوں میں سے زیادہ بوجھل عشاء اور فجر کی نماز ہوتی ہے چنانچہ ایک دن آپؐ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ فلاں شخص حاضر ہے صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ فلاں شخص حاضر ہے صحابہؓ نے عرض کیا نہیں تو حضور نے فرمایا کہ یہ دو نمازیں عشاء اور فجر منافقوں پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں اگر وہ جانتے کہ ان دونوں میں کیا ثواب ہے تو وہ ضرور ان میں حاضر ہو جاتے اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑتا۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الصلوٰۃ باب الجماعۃ الفصل الثانی صفحہ ۹۴)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ غیر کا حوالہ ضرور
دیں (منیجر)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لیے آپ کا قابل اعتماد ادارہ

مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر

گولبازار ربوہ فون دکان ۵۱۷ رہائش ۵۷۱

fly the British way
We'll take more care of you.

INFORMATION OFFICE PHONE : 493

British airways

AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.